عقیدۂ واسطیہ

تالیف

شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اردو ترجمہ

ابو المکرّم عبد الجلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

* توجہ فرمائیں *

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب۔۔۔

* عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
* مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد اَپ لوڈ [UPLOAD] کی جاتی ہیں۔
* متعلقہ ناشرین کی تحریری اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
* دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

** تنبیہ **

** کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب کسی بھی الیکٹرانک کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
** ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

نشر و اشاعت اور کتب کے استعمال سے متعلق کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں :

ٹیم کتاب و سنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.kitabosunnat.com

نمبر شمار	فہرست عناوین	صفحہ نمبر

Salfibooks.blogspot.com
http://salfibooks.blogspot.com

نام کتاب : عقیدۂ واسطیہ

مولف : شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم : ابوالمکرّم بن عبدالجلیل

صفحات : ۹۷

ناشر : الکتاب انٹرنیشنل

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور قلب و روح کی گہرائیوں سے اس پر ایمان لانا تمام مسلمانوں پر فرض ہے، بنی نوع انسان کی تخلیق کا مقصد یہی ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک کی خالص عبادت کی جائے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں قرآن مجید میں جو صفات بیان فرمائی اور اللہ کے رسول محمد ﷺ نے اپنی احادیث میں جو صفات بیان کی ہے ان تمام پر ایمان رکھا جائے۔ اور مخلوق کی صفات سے انہیں تشبیہ نہ دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے شرک و بدعات سے لوگوں کو ڈرایا لیکن آج بہت سے مسلمانوں کا آئینۂ توحید، شرک و بدعات کے غبار سے آلودہ ہے اور اس کو اپنے لئے ہدایت کا سر چشمہ تصور کرتے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں مؤلف نے فرقۂ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کا بیان کیا ہے۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے نازل کردہ کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخرت پر، اور تقدیر پر ایمان رکھا جائے۔

یہ کتاب الکتاب انٹرنیشنل کی طرف سے شائع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے ہمارے مسلمان بھائی دین اسلام کے راست عقائد کی تفہیم میں بھرپور مدد حاصل کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

شوکت سلیم

الکتاب انٹرنیشنل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مترجم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین، نبینا محمد، و علی آلہ و صحبہ أجمعین، أما بعد:

زیر نظر کتاب شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی گرانقدر تالیف "العقیدۃ الواسطیہ" کا اردو ترجمہ ہے، جو عقیدۂ سلف کے بیان میں ایک مختصر مگر جامع رسالہ ہے، دفتر دعوت وارشاد سلطانہ، ریاض کی طلب پر میں نے اسے اردو میں منتقل کیا ہے۔ کتاب کے اس اردو ایڈیشن سے متعلق چند امور کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں:

۱۔ یہ ترجمہ میں نے دارالافتاء ریاض کا شائع کردہ نسخہ مطبوعہ ۱۴۱۲ھ کی روشنی میں کیا ہے۔

۲۔ اصل کتاب میں قرآنی آیات اور احادیث کی تخریج نہیں تھی، افادیت کی غرض سے میں نے آیات و احادیث کی تخریج کر دی ہے، نیز احادیث کی تخریج میں اختصار سے کام لیا ہے، صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حدیث موجود ہونے کی صورت میں دیگر کتب حدیث کا حوالہ نہیں دیا ہے، نیز کسی حدیث کے ایک سے زیادہ مقامات پر مروی ہونے کی صورت میں عموماً ایک ہی جگہ کے حوالہ پر اکتفا کیا ہے۔

۳۔اصل کتاب میں کہیں پر ذیلی عناوین نہیں تھے' ہاں بعض جگہوں پر لفظ "فصل" کے ذریعہ ایک موضوع کو دوسرے موضوع سے الگ کیا گیا تھا' میں نے اردو ایڈیشن میں شیخ صالح الفوزان کی تالیف "شرح العقیدۃ الواسطیہ" کو سامنے رکھ کر حسب ضرورت ذیلی عناوین قائم کردیئے ہیں۔ یہ سب میں نے افادیت کے پیش نظر کیا ہے' اس سے اگر مقصد کی وضاحت میں آسانی ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ہے' جس پر میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں' اور اگر اس کام سے کتاب کے مقصد میں کوئی خلل یا سقم پیدا ہو تو اس کی ذمہ داری راقم الحروف پر عائد ہوتی ہے جس کے لئے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔

آخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو عوام و خواص ہر ایک کے لئے مفید بنائے' اور اس کے مؤلف' مترجم اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائے' إنه جواد کریم۔

وصلى الله و سلّم على عبده و رسوله محمد' و على آله و صحبه أجمعين۔

الریاض : ابوالمکرم بن عبدالجلیل

۲۰/۶/۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَرسَلَ رَسُولَه بِالْهُدیٰ وَ دِينِ الحقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّينِ كُلِّه وكَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً ' و اَشهد اَن لا إله إلا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ ' إقْرارًا بِهِ وَ تَوْحِيداً ' وَ اَشْهَد اَنَّ مُحمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ ' صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلىٰ آلِهِ ' وَسَلَّمَ تَسلِيمًا مَزِيْداً۔ أما بعد:

یہ کتاب فرقہ ناجیہ منصورہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کا بیان ہے' ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی نازل کردہ کتابوں پر' اس کے رسولوں پر' مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور بھلی بری تقدیر (کے اللہ کی جانب سے ہونے) پر ایمان رکھا جائے۔

ایمان باللہ کا مطلب

اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنی جو صفات بیان فرمائی ہیں' اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث کے اندر اس کے لئے جو صفات بیان کی ہیں' ان صفات پر ایمان رکھا جائے' ان کی بے جا تاویل نہ کی جائے' انہیں بے معنی نہ کیا جائے' ان کی کیفیت نہ متعین کی جائے' اور مخلوق کی صفات سے انہیں تشبیہ نہ دی جائے۔

اہل سنت یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ کے مثل کوئی چیز نہیں' اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جو صفات بیان فرمائی ہیں اہل سنت و جماعت ان کا انکار نہیں کرتے' نہ ہی کلام کو اس کی جگہ سے ہٹاتے ہیں' نہ اللہ کے اسماء و صفات کے بارے میں کجروی اختیار کرتے ہیں' نہ ان کی کیفیت متعین کرتے ہیں' اور نہ ہی ان صفات کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دیتے ہیں' کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کوئی ہمنام نہیں' کوئی ہمسر نہیں' کوئی شبیہ و نظیر نہیں' اور نہ ہی اسے کسی مخلوق پر قیاس کیا جا سکتا ہے' اللہ

تعالیٰ ہی اپنی ذات کو اور دیگر تمام ذوات کو بھی سب سے زیادہ جاننے والا ہے‘ اس کا کلام سب سے سچا اور بات سب سے اچھی ہے‘ اس کے بعد اس کے صادق و مصدوق رسولوں کا درجہ ہے‘ اہل سنت و جماعت کا یہ منہج ان لوگوں کے بالکل برعکس ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں اٹکل پچو باتیں کہتے ہیں‘ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ سُبْحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَٰمٌ عَلَى ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾

(سورۃ الصافات: ۱۸۰۔۱۸۲)

تیرا رب‘ جو عزت و جلال والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو اس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں‘ اور سلام ہو رسولوں پر‘ اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو ان تمام باتوں سے منزہ قرار دیا ہے جو انبیاء و رسل علیہم السلام کے مخالفین اللہ کے بارے میں کہتے ہیں‘ اور انبیاء و رسل پر سلامتی بھیجی ہے‘ کیونکہ انہوں نے اللہ کے بارے میں جو بات کہی وہ نقص و عیب سے پاک ہے۔

اللہ سبحانہ نے اپنے اسماء و صفات کے اندر نفی اور اثبات دونوں جمع کئے ہیں' اس لئے انبیاء ورسل نے جو بیان کیا ہے اہل سنت وجماعت اس سے سر مو انحراف نہیں کرتے' کیونکہ یہی سیدھا راستہ ہے' ان انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین کا راستہ جو اللہ کی طرف سے انعام سے نوازے گئے ہیں۔

قرآن کریم سے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا ثبوت

سابقہ بیان میں اللہ تعالیٰ کی وہ تمام صفات داخل ہیں جو اس نے اپنے لئے سورۂ اخلاص، جو ایک تہائی قرآن کے برابر ہے، کے اندر بیان فرمائی ہیں، ارشاد ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝١ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾

کہہ دیجئے وہ اللہ اکیلا ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

اور وہ صفات بھی جو اس نے اپنے لئے قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت میں بیان فرمائی ہیں:

﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ (سورۃ البقرہ: ۲۵۵)

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ' وہ زندہ ہے اور کائنات کو سنبھالنے والا ہے' اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند' اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے' کون ہے جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے' وہ جانتا ہے جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اور جو ان سے اوجھل ہے' اور بندے اس کے علم کا کچھ بھی ادراک نہیں کر سکتے' مگر جتنا وہ خود چاہے' اس کی کرسی آسمان و زمین کو محیط ہے' اور آسمان و زمین کی نگہبانی اسے تھکانے والی نہیں' اور وہ بلند اور عظمت والا ہے۔

یہ آیت کریمہ جو شخص رات میں پڑھ لے اس کے لئے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ نگراں متعین کر دیا جاتا ہے اور صبح ہونے تک شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا۔

اور وہ صفات جو اس نے مندرجہ ذیل آیات میں بیان کی ہیں :

﴿هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْـَٔاخِرُ وَٱلظَّـٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ﴾

(سورۃ الحدید : ۳)

وہی اول بھی ہے اور آخر بھی' اور ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی' اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

﴿ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ﴾
(سورۃ الفرقان : ۵۸)

اور اس زندہ ذات پر بھروسہ رکھیے جو کبھی مرنے والی نہیں۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴾ (سورۃ التحریم : ۲)

اور وہ علم والا' حکمت والا ہے۔

﴿ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴾ (سورۃ سبا : ۱)

اور وہ حکمت والا' خبر رکھنے والا ہے۔

﴿ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ﴾ (سورۃ سبا : ۲)

وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے' اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو کچھ اس کی طرف اوپر چڑھتا ہے۔

﴿ وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴾ (سورۃ الأنعام : ۵۹)

اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا' وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور سمندر میں ہے' درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو' اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو' خشک و تر سب کچھ ایک کھلی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

﴿وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِۦ﴾

(سورۃ فاطر: ١١)

عورتوں کا حاملہ ہونا اور بچوں کا تولد ہونا سب اس کے علم سے ہی ہے۔

اور یہ ارشاد:

﴿لِتَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ ٱللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًۢا﴾ (سورۃ الطلاق: ١٢)

تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے' اور اللہ نے ہر چیز کو علم کے اعتبار سے گھیر رکھا ہے۔

اور یہ ارشاد:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينُ﴾

(سورۃ الذاریات: ٥٨)

بیشک اللہ سب کا روزی رساں' توانائی والا' اور زور آور ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴾

(سورۃ الشوریٰ : ۱۱)

اس کے مثل کوئی چیز نہیں' اور وہ سننے والا' دیکھنے والا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا ﴾

(سورۃ النساء : ۵۸)

یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے بیشک اللہ سننے والا' دیکھنے والا ہے۔

اور یہ ارشاد

﴿ وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ ٱللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ ﴾ (سورۃ الکہف : ۳۹)

تو نے اپنے باغ میں داخل ہوتے وقت یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے' اللہ کی مدد کے بغیر کوئی طاقت نہیں۔

﴿ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَا ٱقْتَتَلُوا۟ وَلَـٰكِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴾

(سورۃ البقرہ : ۲۵۳)

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے، لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴾

(سورۃ المائدہ : ۱)

تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں، بجز ان کے جن کے نام پڑھ کر سنادیئے جائیں گے، مگر حالت احرام میں شکار کو حلال جاننے والے نہ بننا، یقیناً اللہ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ﴾

(سورۃ الأنعام : ۱۲۵)

پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کیلئے کشادہ کر دیتا ہے، اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینہ کو بہت تنگ کر دیتا ہے، جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴾ (سورۃ البقرہ : ۱۹۵)

اور احسان کرتے رہو' بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

﴿ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴾ (سورۃ الحجرات : ۹)

اور انصاف کرو' بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

﴿ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴾ (سورۃ التوبہ : ۷)

پس جب تک وہ لوگ تم سے معاہدہ نبھائیں تم بھی ان سے وفاداری کرو' بیشک اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت رکھتا ہے۔

﴿ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴾ (سورۃ البقرہ : ۲۲۲)

بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾

(سورۃ آل عمران :۳۱)

کہہ دیجئے ! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

اور یہ ارشاد ہے :

﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ (سورۃ المائدہ :۵۴)

اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جس سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کرے گی۔

اور یہ ارشاد :

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ﴾

(سورۃ الصف :۴)

بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

اور یہ ارشاد :

﴿وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلْوَدُودُ﴾ (سورۃ البروج : ۱۴)

اور وہ بڑا بخشنے والا' بہت محبت کرنے والا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴾

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے۔

﴿رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا﴾

(سورۃ المؤمن : ۷)

اے ہمارے رب! تونے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے۔

﴿وَكَانَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا﴾ (سورۃ الأحزاب : ۴۳)

اور وہ (اللہ) مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (سورۃ الأعراف : ۱۵۶)

اور میری رحمت ہر شئ کو محیط ہے۔

﴿ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ﴾

(سورۃ الأنعام : ۵۴)

تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے۔

﴿ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴾ (سورۃ یونس : ۱۰۷)

اور وہ بڑا بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔

﴿ فَٱللَّهُ خَيْرٌ حَٰفِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴾

(سورۃ یوسف : ۶۴)

بس اللہ ہی بہترین حافظ ہے، اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ رَّضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ﴾ (سورۃ المائدہ : ۱۱۹)

اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ خَٰلِدًا فِيهَا وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُۥ ﴾

(سورۃ النساء : ۹۳)

اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا' اور اس پر اللہ غضبناک ہوا' اور اسے لعنت کی۔

اور یہ ارشاد :

﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ ٱتَّبَعُوا۟ مَآ أَسْخَطَ ٱللَّهَ وَكَرِهُوا۟ رِضْوَٰنَهُۥ ﴾ (سورۃ محمد : ۲۸)

یہ اس بنا پر کہ یہ وہ راہ چلے جس سے انہوں نے اللہ کو ناراض کر دیا' اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کو برا جانا۔

اور یہ ارشاد :

﴿ فَلَمَّآ ءَاسَفُونَا ٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ ﴾

(سورۃ الزخرف : ۵۵)

پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَلَٰكِن كَرِهَ ٱللَّهُ ٱنۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ ﴾

(سورۃ التوبہ : ۴۶)

لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا پسند ہی نہ کیا' اس لئے انہیں حرکت سے

ہی روک دیا۔

اور یہ ارشاد :

﴿كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾

(سورۃ الصف : ۳)

اللہ کو یہ سخت ناپسند ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں۔

اور یہ ارشاد :

﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ﴾

(سورۃ البقرہ : ۲۱۰)

کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ ابر کے سائبانوں میں آجائے اور فرشتے بھی' اور کام انتہا تک پہنچا دیا جائے۔

اور یہ ارشاد :

﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾

(سورۃ الانعام : ۱۵۸)

کیا یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے

آئیں' یا ان کے پاس آپ کا رب آئے' یا آپ کے رب کی کوئی (بڑی) نشانی آئے؟

اور یہ ارشاد:

﴿كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ ٱلْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَآءَ رَبُّكَ وَٱلْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ (سورۃ الفجر: ۲۱'۲۲)

یقیناً جس وقت زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی' اور تیرا رب خود آجائے گا' اور فرشتے صفیں باندھ کر آجائیں گے۔

اور یہ ارشاد:

﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ ٱلسَّمَآءُ بِٱلْغَمَٰمِ وَنُزِّلَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ تَنزِيلًا﴾

(سورۃ الفرقان: ۲۵)

اور جس دن آسمان بادل سمیت پھٹ جائے گا' اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے۔

اور یہ ارشاد:

﴿وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ﴾ (سورۃ الرحمٰن: ۲۷)

اور تیرے رب کا چہرہ' جو عظمت اور عزت والا ہے' باقی رہ جائے گا۔

اور یہ ارشاد :

﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُۥ﴾ (سورۃ القصص : ۸۸)

ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا چہرہ۔

اور یہ ارشاد :

﴿مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾ (سورۃ ص : ۷۵)

تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔

﴿وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ يَدُ ٱللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا۟ بِمَا قَالُوا۟ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ﴾ (سورۃ المائدہ : ۶۴)

اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں' انہی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں' اور ان کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی' بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں' جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿وَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا﴾ (سورۃ الطور : ۴۸)

تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے' بیشک تو

ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَحَمَلْنَٰهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَٰحٍ وَدُسُرٍ تَجْرِى بِأَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ﴾ (سورۃ القمر : ۱۳،۱۴)

اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا' جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی' بدلہ ہے اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔

﴿ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّى وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِىٓ ﴾
(سورۃ طٰہٰ :۳۹)

اور میں نے اپنی طرف سے خاص محبت و مقبولیت تجھ پر ڈال دی' تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ قَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّتِى تُجَٰدِلُكَ فِى زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىٓ إِلَى ٱللَّهِ وَٱللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَآ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴾
(سورۃ المجادلہ :۱)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی' اور اللہ کے آگے شکایت

کر رہی تھی' اور اللہ تم دونوں کے سوال وجواب سن رہا تھا' بیشک اللہ سننے والا' دیکھنے والا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿لَّقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَآءُ﴾
(سورۃ آل عمران : ۱۸۱)

یقیناً اللہ نے ان کا قول سن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں۔

﴿أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَىٰهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ﴾
(سورۃ الزخرف : ۸۰)

کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے؟ بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔

اور یہ ارشاد :

﴿إِنَّنِى مَعَكُمَآ أَسْمَعُ وَأَرَىٰ﴾ (سورۃ طٰہٰ : ۴۶)

میں تم دونوں کے ساتھ ہوں' سنتا اور دیکھتا رہوں گا۔

اور یہ ارشاد :

﴿ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴾ (سورۃ العلق : ۱۴)

کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ ٱلَّذِي يَرَىٰكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي ٱلسَّٰجِدِينَ ﴾

(سورۃ الشعراء : ۲۱۸'۲۱۹)

جو تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے اور سجدہ کرنے والوں کے درمیان تیرا گھومنا پھرنا بھی۔

﴿ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴾ (سورۃ الأنفال : ۶۱)

بیشک وہ (اللہ) سننے والا جاننے والا ہے۔

﴿ وَقُلِ ٱعْمَلُوا۟ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ﴾

(سورۃ التوبہ : ۱۰۵)

کہہ دیجئے کہ تم عمل کئے جاؤ' تمہارے عمل اللہ خود دیکھ لے گا' اور اس کا رسول اور ایمان والے بھی (دیکھ لیں گے)۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلْمِحَالِ ﴾ (سورۃ الرعد : ۱۳)

اور وہ (اللہ) سخت قوت والا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴾

(سورۃ آل عمران : ۵۴)

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے بھی (مکر) خفیہ تدبیر کی، اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴾ (سورۃ النمل : ۵۰)

انہوں نے مکر (خفیہ تدبیر) کیا، اور ہم نے بھی خفیہ تدبیر کی، اور اسے وہ سمجھتے ہی نہ تھے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴾

(سورۃ الطارق : ۱۵، ۱۶)

بیشک کافر داؤ گھات میں ہیں، اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں۔

اور یہ ارشاد :

﴿ إِن تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَن سُوٓءٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ﴾ (سورۃ النساء : ۱۴۹)

اگر کوئی نیکی تم علانیہ کرو یا پوشیدہ' یا کسی برائی سے درگذر کرو' تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا' قدرت رکھنے والا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوٓا۟ ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ (سورۃ النور : ۲۲)

معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیئے' کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرمادے ؟ اور اللہ قصور معاف فرمانے والا مہربان ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِۦ ﴾ (سورۃ المنافقون : ۸)

عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے (اور مومنوں کے لئے) ہے۔

اور ابلیس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد :

﴿فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (سورۃ ص : ۸۲)

(ابلیس نے کہا) پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بہکاؤں گا۔

اور یہ ارشاد :

﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (سورۃ الرحمٰن : ۷۸)

تیرے پروردگار کا نام بابرکت ہے' جو عزت و جلال والا ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا﴾

(سورۃ مریم : ۶۵)

پس اسی کی بندگی کرو اور اس کی عبادت پر جم جاؤ' کیا تمہارے علم میں اس کا ہمنام و ہم پلہ کوئی اور بھی ہے ؟

﴿وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ (سورۃ الاخلاص : ۴)

اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

(سورۃ البقرہ : ۲۲)

خبردار! جاننے کے باوجود تم اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔

﴿ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ ٱللَّهِ ﴾ (سورۃ البقرہ : ۱۶۵)

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیئے۔

﴿ وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ فِى ٱلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ وَلِىٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًۢا ﴾

(سورۃ الاسراء : ۱۱۱)

اور کہہ دیجئے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا ہے' اور نہ اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے' اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی حمایتی کی ضرورت ہو' اور تم اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتے رہو۔

﴿ يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۖ لَهُ ٱلْمُلْكُ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴾ (سورۃ التغابن:۱)

تمام چیزیں جو آسمان و زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں' اسی کی سلطنت ہے' اور اسی کی تعریف ہے' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿ تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴾ (سورة الفرقان: ۱' ۲)

بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن کریم) اتارا' تاکہ وہ لوگوں کے لئے آگاہ کرنے والا بن جائے' اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی' اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا' نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا ساجھی ہے' اور اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ ٹھہرا دیا ہے۔

﴿ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾

(سورة المؤمنون: ۹۱' ۹۲)

نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا' اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے' ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لئے لئے پھرتا' اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا' جو اوصاف یہ بتلاتے ہیں ان سے اللہ

پاک ہے۔ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے' اور جو شرک یہ کرتے ہیں اس سے بالاتر ہے۔

﴿فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾
(سورۃ النحل : ۷۴)

پس اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں مت بناؤ' اللہ خوب جانتا ہے' اور تم نہیں جانتے۔

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ (سورۃ الأعراف : ۳۳)

آپ کہئے کہ میرے رب نے حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں' اور ہر گناہ کی بات کو' اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو' اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی' اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ذمہ ایسی بات لگادو جس کو تم نہیں جانتے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد :

﴿الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ﴾

رحمٰن جو عرش پر مستوی ہے۔

قرآن مجید کے اندر سات مقامات پر مذکور ہوا ہے' چنانچہ سورۃ

الأعراف میں ہے :

﴿ إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ﴾ (سورۃ الأعراف : ۵۴)

بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا' پھر عرش پر مستوی ہوا۔

اور سورہ یونس میں ہے :

﴿ إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ﴾ (سورۃ یونس : ۳)

بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا' پھر عرش پر مستوی ہوا۔

اور سورۃ الرعد میں ہے :

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِي رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ﴾ (سورۃ الرعد : ۲)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے کھڑا کر دیا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو' پھر عرش پر مستوی ہوا۔

اور سورہ طٰہٰ میں ہے :

﴿ ٱلرَّحۡمَٰنُ عَلَى ٱلۡعَرۡشِ ٱسۡتَوَىٰ ﴾ (سورۃ طٰہٰ : ۵)

رحمٰن جو عرش پر مستوی ہے۔

اور سورۃ الفرقان میں ہے :

﴿ ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰ عَلَى ٱلۡعَرۡشِۚ ٱلرَّحۡمَٰنُ ﴾ (سورۃ الفرقان : ۵۹)

پھر عرش پر مستوی ہوا، وہ رحمٰن ہے۔

اور سورۃ السجدہ میں ہے :

﴿ ٱللَّهُ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٖ ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰ عَلَى ٱلۡعَرۡشِۖ ﴾ (سورۃ السجدہ : ۴)

اللہ وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا، پھر عرش پر مستوی ہوا۔

اور سورۃ الحدید میں ہے :

﴿ هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٖ ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰ عَلَى ٱلۡعَرۡشِۚ ﴾ (سورۃ الحدید : ۴)

اسی نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر

مستوی ہوا۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی :

﴿ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ ﴾

(سورۃ آل عمران:۵۵)

اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دینے والا ہوں' اور تجھے اپنی جانب اٹھانے والا ہوں۔

﴿ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيۡهِ ﴾ (سورۃ النساء : ۱۵۸)

بلکہ اللہ نے انہیں (عیسیٰ علیہ السلام کو) اپنی طرف اٹھالیا۔

﴿ إِلَيۡهِ يَصۡعَدُ ٱلۡكَلِمُ ٱلطَّيِّبُ وَٱلۡعَمَلُ ٱلصَّٰلِحُ يَرۡفَعُهُۥ ﴾

(سورۃ فاطر : ۱۰)

تمام ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے۔

﴿ يَٰهَٰمَٰنُ ٱبۡنِ لِي صَرۡحٗا لَّعَلِّيٓ أَبۡلُغُ ٱلۡأَسۡبَٰبَ أَسۡبَٰبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰٓ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُۥ كَٰذِبٗا ﴾

(سورۃ المؤمن : ۳۶'۳۷)

(فرعون نے کہا کہ) اے ہامان! میرے لئے ایک بالاخانہ بنا'

شاید کہ میں آسمان کے جو دروازے ہیں ان تک پہنچ جاؤں' اور موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں' اور میں تو اس (موسیٰ) کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

﴿ ءَأَمِنتُم مَّن فِي ٱلسَّمَآءِ أَن يَخۡسِفَ بِكُمُ ٱلۡأَرۡضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمۡ أَمِنتُم مَّن فِي ٱلسَّمَآءِ أَن يُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبٗاۖ فَسَتَعۡلَمُونَ كَيۡفَ نَذِيرِ ﴾ (سورۃ الملک : ١٦' ١٧)

کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمان والا تمہیں زمین میں دھنسا دے' اور اچانک زمین لرزنے لگے' یا کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ آسمان والا تم پر پتھر برسا دے؟ پھر تو تمہیں معلوم ہی ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔

اور اللہ کا یہ ارشاد بھی :

﴿ هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٖ ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰ عَلَى ٱلۡعَرۡشِۚ يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيهَاۖ وَهُوَ مَعَكُمۡ أَيۡنَ مَا كُنتُمۡۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٞ ﴾ (سورۃ الحدید : ۴)

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا' پھر

عرش پر مستوی ہو گیا' وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے' اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے' اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے' اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

﴿مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا۟ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ﴾
(سورۃ المجادلہ : ۷)

تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ ان کا چوتھا ہوتا ہے' اور نہ پانچ کی مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے' اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی مگر وہ ان کے ساتھ ہی ہوتا ہے' جہاں بھی وہ ہوں' پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا' بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَنَا﴾ (سورۃ التوبہ : ۴۰)

غم نہ کرو' بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

﴿ إِنَّنِي مَعَكُمَآ أَسۡمَعُ وَأَرَىٰ ﴾ (سورۃ طہٰ :۴۶)

میں تم دونوں کے ساتھ ہوں' سنتا اور دیکھتا رہوں گا۔

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَواْ وَّٱلَّذِينَ هُم مُّحۡسِنُونَ ﴾

(سورۃ النحل : ۱۲۸)

بیشک اللہ پرہیز گاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔

﴿ وَٱصۡبِرُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴾ (سورۃ الانفال :۴۶)

صبر کرو' بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

﴿ كَم مِّن فِئَةٖ قَلِيلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةٗ كَثِيرَةَۢ بِإِذۡنِ ٱللَّهِۗ وَٱللَّهُ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴾ (سورۃ البقرہ : ۲۴۹)

بسا اوقات تھوڑی سی جماعت بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پا لیتی ہے' اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور یہ ارشاد :

﴿ وَمَنۡ أَصۡدَقُ مِنَ ٱللَّهِ حَدِيثٗا ﴾ (سورۃ النساء : ۸۷)

اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہو گا۔

﴿ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا ﴾ (سورۃ النساء : ۱۲۲)

اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہو گا۔

﴿ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ﴾ (سورۃ المائدہ : ۱۱۶)

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم۔

﴿ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ﴾ (سورۃ الأنعام : ۱۱۵)

اور تمہارے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے۔

﴿ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا ﴾ (سورۃ النساء : ۱۶۴)

اور اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام کیا۔

﴿ مِنْهُم مَّن كَلَّمَ اللّٰهُ ﴾ (سورۃ البقرہ : ۲۵۳)

ان (رسولوں) میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے بات چیت کی ہے۔

﴿ وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ ﴾

(سورۃ الأعراف : ۱۴۳)

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے وقت پر آئے' اور ان کے رب نے ان سے بات کی۔

﴿ وَنَٰدَيْنَٰهُ مِن جَانِبِ ٱلطُّورِ ٱلْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَٰهُ نَجِيًّا ﴾

(سورة مریم : ۵۲)

اور ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے ندا کی اور راز گوئی کرتے ہوئے اسے قریب کر لیا۔

﴿ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰٓ أَنِ ٱئْتِ ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴾

(سورة الشعراء : ۱۰)

اور جب تمہارے رب نے موسیٰ کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا۔

﴿ وَنَادَىٰهُمَا رَبُّهُمَآ أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا ٱلشَّجَرَةِ ﴾

(سورة الأعراف : ۲۲)

اور ان کے رب نے ان کو پکارا کہ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کیا تھا۔

﴿ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَآ أَجَبْتُمُ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴾

(سورة القصص : ۶۵)

اور جس دن (اللہ) انہیں بلا کر پوچھے گا کہ تم نے نبیوں کو کیا جواب دیا۔

﴿وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ﴾

(سورۃ التوبہ: ٦)

اگر مشرکوں میں سے کوئی تم سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو، یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔

﴿وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾

(سورۃ البقرہ: ٧٥)

حالانکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کا کلام سن کر، اسے سمجھنے اور اس کا علم رکھنے کے بعد بھی اسے بدل ڈالا کرتے ہیں۔

﴿يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ﴾

(سورۃ الفتح: ١٥)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلو گے۔

﴿وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ﴾

(سورۃ الکہف: ٢٧)

آپ کی جانب جو آپ کے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتے رہیے' اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

﴿ إِنَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَكْثَرَ ٱلَّذِى هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴾ (سورۃ النمل: ۷۶)

یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ان اکثر چیزوں کا بیان کر رہا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔

﴿ وَهَٰذَا كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ مُبَارَكٌ ﴾ (سورۃ الأنعام: ۱۵۵)

اور یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے بھیجا' بڑی خیر و برکت والی۔

﴿ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ ﴾ (سورۃ الحشر: ۲۱)

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم دیکھتے کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

﴿ وَإِذَا بَدَّلْنَآ ءَايَةً مَّكَانَ ءَايَةٍ ۙ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوٓا۟ إِنَّمَآ أَنتَ مُفْتَرٍۭ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ (سورۃ النحل: ۱۰۱)

اور جب ہم کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں' اور جو

کچھ اللہ نازل فرماتا ہے اسے وہ خوب جانتا ہے' تو یہ کہتے ہیں کہ تو تو بہتان باز ہے' بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جانتے ہی نہیں۔

﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴾

(سورۃ النحل : ۱۰۲)

کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرئیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں' تاکہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے' اور یہ ہدایت اور بشارت ہے مسلمانوں کے لئے۔

﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ﴾

(سورۃ النحل : ۱۰۳)

ہمیں بخوبی علم ہے کہ یہ کافر کہتے ہیں کہ اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے' اس کی زبان جس کی طرف یہ نسبت کر رہے ہیں عجمی ہے' اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد :

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝٢٢ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾

(سورۃ القیامہ : ۲۲' ۲۳)

اس روز بہت سے چہرے تر و تازہ اور بارونق ہوں گے' اپنے رب

کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

﴿ عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ يَنظُرُونَ ﴾ (سورۃ المطففین : ۲۳)

وہ مسہریوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔

﴿ ۞ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا ٱلْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ﴾ (سورۃ یونس : ۲۶)

جنہوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے' اور اس پر مزید بھی۔

﴿ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴾ (سورۃ ق : ۳۵)

یہ وہاں جو چاہیں انہیں ملے گا' بلکہ ہمارے پاس اور زیادہ بھی ہے۔

اس باب میں قرآن کریم کے اندر کثرت سے آیات وارد ہیں' جو شخص ہدایت کی غرض سے قرآن کے اندر غور و فکر اور تدبر کرے اس کے لئے راہِ حق ضرور واضح ہو جائے گی۔

احادیث سے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا ثبوت

اسی طرح ان صفات پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تذکرہ ہے، کیونکہ سنت، قرآن کی تفسیر و توضیح کرتی ہے، اس کا مدلول واضح کرتی ہے اور اس کا معنی بیان کرتی ہے، وہ احادیث صحیحہ جو ائمہ حدیث کے یہاں مقبول و مسلّم ہیں اور جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی صفات کا تذکرہ فرمایا ہے ان پر ایمان رکھنا واجب ہے، مثال کے طور پر یہ حدیث :

" يَنْزِلُ رَبُّنَا إلى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيلَةٍ حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيلِ الآخِرُ، فيقُولُ : مَن يَدْعُونِي فَأَستَجِيبَ لَهُ، مَن يَسأَلنِي فَأُعطِيَه، مَن يَستَغفِرنِي فَأَغفِرَلَهُ " (۱)

ہمارا رب ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار قبول کروں، کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب الدعاء فی الصلاۃ من آخر اللیل (۱۱۴۵) و صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء والذکر في آخر اللیل (۷۵۸)

اسے دوں، کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں؟

نیز یہ حدیث:

"اَللّٰهُ أَشَدُّ فَرْحَةً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِرَاحِلَتِهِ "[1]

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے جو خوشی ہوتی ہے وہ تمہاری اس خوشی سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جو تمہیں گم شدہ سواری کے مل جانے پر ہوتی ہے۔

اور یہ حدیث:

" يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلىٰ رَجُلَينِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، كِلاَهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ " [2]

اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب التوبہ، باب فی الحض علی التوبہ والفرح بہا (۲۷۴۶) و صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبہ (۶۳۰۸، ۶۳۰۹)

(۲) صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب الکافر یقتل المسلم ثم یسلم...... (۲۸۲۶) و صحیح مسلم، کتاب الإمارۃ، باب بیان الرجلین یقتل أحدھما الآخر...... (۱۸۹۰)

اور یہ حدیث :

" عَجبَ رَبُّنا مِن قُنُوطِ عِبَادِهِ وَ قُربِ غَيْرِهِ ، يَنْظُرُ إليكُم أزْلَينِ قَنطِينِ ، فَيظَلُّ يَضْحَكُ ، يَعْلَمُ أَنَّ فَرَجَكُمْ قَرِيْبٌ " (۱)

ہمارا رب اپنے بندوں کی مایوسی اور غیر کی قربت دیکھ کر تعجب کرتا ہے، وہ تمہیں تنگی اور مایوسی کی حالت میں دیکھ کر ہنستا ہے، کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ تمہاری پریشانی عنقریب دور ہونے والی ہے۔

اور یہ حدیث :

"لا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيهَا ، وَ هِيَ تَقولُ : هَلْ مِن مَزِيد ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ العِزَّةِ فِيهَا رِجْلَهٗ - وَ فِي رِوَايَةٍ : قَدَمَهٗ - فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ ، فَتَقُولُ : قَطْ قَطْ " (۲)

جہنم کے اندر جہنمی ڈالے جاتے رہیں گے، اور جہنم اور، اور پکارتی رہے گی، یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس کے اندر اپنا پیر۔ اور

(۱) مسند امام احمد (۴ / ۱۱، ۱۲) وسنن ابن ماجہ، مقدمہ، باب فیما أنکرت الجہمیہ (۱۸۱)

(۲) صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (وھو العزیز الحکیم) (۷۳۸۴) وصحیح مسلم، کتاب الجنہ، باب النار یدخلھا الجبارون (۲۸۴۸)

ایک روایت میں ہے کہ اپنا قدم۔ رکھ دے گا، جس سے جہنم باہم سمٹ جائے گی، اور پکار اٹھے گی کہ بس بس۔

اور یہ حدیث :

"يَقُولُ تَعَالىٰ : يَا آدمُ ، فَيَقُولُ : لَبَّيكَ وَ سَعْدَيْكَ ، فَيُنَادِيْ بِصَوتٍ : إِنَّ اللّٰهَ يَأْ مُرُكَ أَنْ تُخرِجَ مِن ذُرِّيَّتِكَ بَعثًا إِلَى النَّارِ "(۱)

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! آدم کہیں گے : اے اللہ! میں حاضر ہوں، پھر اللہ بلند آواز سے ندا فرمائے گا کہ اللہ تمہیں یہ حکم دے رہا ہے کہ جاؤ اور اپنی اولاد میں سے جہنم میں جانے والی ایک جماعت نکال لو۔

اور یہ حدیث :

" مَا مِنْكُم مِنْ اَحَدٍ إلا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ ، لَيسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ تَرْجُمَانُ " (۲)

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الحج (۴۷۴۱) و مسند احمد (۱/ ۳۸۸)

(۲) صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل...... (۷۵۱۲) و صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقہ (۱۰۱۶)

تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ براہ راست گفتگو فرمائے گا' اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔

نیز مریض پر دم کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا

"رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ ' تَقَدَّسَ اسْمُكَ ' أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَ الأَرْضِ ' كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ اجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الأَرْضِ ' اغْفِرلَنَا حُوبَنَا وَ خَطَايَانَا ' أَنتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ ' أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ ' وَ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلىٰ هٰذا الوَجعِ فَيَبْرَأ " (۱)

ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے' اے اللہ! تیرا نام مقدس ہے' تیرا حکم آسمان و زمین میں نافذ ہے' جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین میں بھی اتار دے' ہمارے گناہوں اور غلطیوں کو بخش دے' تو اچھے لوگوں کا رب ہے' اس بیماری پر اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت اور اپنی شفا میں سے تھوڑی سی شفا نازل فرمادے تاکہ یہ ٹھیک ہو جائے۔

---

(۱) یہ حدیث حسن ہے' اسے ابو داود وغیرہ نے روایت کیا ہے' دیکھئے: سنن ابی داود' کتاب الطب' باب کیف الرقی (۳۸۹۲) و مسند احمد (۶/۲۱)

اور یہ حدیث :

" أَلا تَأْمَنُونِي ، وَ أَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ " (۱)

کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے، حالانکہ میں اس ذات کا امین ہوں جو آسمان میں ہے۔

اور یہ حدیث :

" وَ العَرْشُ فَوقَ الْمَاءِ ، وَ اللّٰهُ فَوْقَ العرشِ ، وَ هُو يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ " (۲)

اللہ کا عرش پانی کے اوپر ہے، اور اللہ عرش پر ہے، اور وہ تمہاری ہر بات سے باخبر ہے۔

نیز وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے فرمایا تھا :

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ (تعرج الملائکہ) (۷۴۳۲) و صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج (۱۰۶۴)

(۲) یہ حدیث حسن ہے، اسے ابو داود وغیرہ نے روایت کیا ہے، دیکھئے : سنن ابی داود، کتاب السنہ، باب فی الجہمیہ (۴۷۲۳) و جامع ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ الحاقہ (۳۳۲۰)

"اللہ کہاں ہے ؟اس نے جواب دیا : آسمان میں' آپ نے فرمایا : ' میں کون ہوں ؟ اس نے جواب دیا : آپ اللہ کے رسول ہیں' آپ نے فرمایا : اسے آزاد کردو' یہ مومنہ ہے "(۱)

اور یہ حدیث :

" أَفْضَلُ الإِيمَانِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ مَعَكَ حَيثَ مَا كُنْتَ "(۲)

ایمان کا سب سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تم اس بات پر یقین رکھو کہ اللہ تمہارے ساتھ ہے' خواہ تم کہیں بھی رہو۔

اور یہ حدیث :

" إِذَا قَامَ أَحَدُكُم إِلَى الصَّلاةِ فَلا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ ' وَلا عَنْ يَمِينِهِ ' فَإِنَّ اللّٰه قِبَلَ وَجْهِهِ ' وَ لٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْتَحتَ قَدَمِهِ " (۳)

---

(۱) صحیح مسلم 'کتاب المساجد' باب تحریم الکلام في الصلاۃ (۵۳۷) وسنن ابی داود' کتاب الصلاۃ' باب تشمیت العاطس... (۹۳۰) و مسند أحمد (۵ / ۴۴۷)

(۲) یہ حدیث حسن ہے' اسے طبرانی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

(۳) صحیح بخاری 'کتاب الصلاۃ (۴۰۵' ۴۱۷) و صحیح مسلم 'کتاب الزہد' باب حدیث جابر الطّویل (۳۰۰۸)

جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھوکے، کیونکہ اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے، بلکہ وہ اپنے بائیں جانب یا پھر پاؤں کے نیچے تھوک لے۔

اور یہ حدیث:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ الأَرْضِ، وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الحَبِّ وَ النَّوىٰ، مُنَزِّلَ التَّوراةِ وَ الإِنْجِيلِ وَ الْقُرآنِ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنتَ آخِذٌ بِناصِيَتِهَا، أَنتَ الأَوَّلُ فَلَيسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَ أَنتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَ أَنتَ الظَّاهِرُ فَلَيسَ فَوقَكَ شَيْءٌ، وَ أَنتَ البَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَ أَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ" (۱)

اے اللہ! ساتوں آسمان اور زمین کے رب، عرش اعظم کے مالک، ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب مایقول عند النوم...... (۲۷۱۳) وسنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقال عند النوم (۵۰۵۱) وسنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء إذا آوی إلی فراشه (۳۴۰۰)۔

والے، اور تورات، انجیل اور قرآن مجید کے نازل کرنے والے! میں اپنے نفس کے شر سے اور زمین پر چلنے والے ہر اس جاندار کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے، تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، اور تو ہی باطن ہے تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں، مجھ سے قرض اتار دے، اور مجھے محتاجگی سے بے نیاز کر دے۔

نیز جب صحابہ کرام نے بآواز بلند اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُم لا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلا غَائِباً، إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيراً قَرِيْبًا، إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَىٰ أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهِ " (۱)

لوگو! اپنے نفس پر مہربانی کرو، تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو، بلکہ سننے والے، دیکھنے والے اور قریب کو پکار رہے ہو،

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۂ خیبر (۴۲۰۵) و صحیح مسلم کتاب الذکر، باب استحباب خفض الصوت بالذکر (۲۷۰۴)

جسے تم پکار رہے ہو وہ تم سے تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اور یہ حدیث :

" إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، لا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن لا تُغْلَبُوا عَلىٰ صَلاةٍ قبلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ صَلاةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا " [1]

تم اپنے رب کو (قیامت کے دن) اس طرح دیکھو گے جس طرح چودہویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو' اس کے دیکھنے میں تم کوئی دشواری محسوس نہیں کرو گے' پس اگر ایسا کر سکتے ہو کہ طلوع آفتاب سے پہلے کی نماز (فجر) اور غروب آفتاب سے پہلے کی نماز (عصر) تم سے فوت نہ ہو' تو ان نمازوں کو فوت نہ ہونے دو۔

نیز اسی قبیل کی دیگر احادیث جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی صفات سے متعلق خبر دی ہے' فرقہ ناجیہ اہل سنت و

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب مواقیت الصلاۃ' باب فضل صلاۃ العصر (۵۵۴) و صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب فضل صلاتی الصبح والعصر (۶۳۳)

جماعت ان احادیث پر اسی طرح ایمان رکھتے ہیں جس طرح قرآن کریم کے اندر مذکور اللہ کی صفات پر ایمان رکھتے ہیں' وہ نہ تو ان صفات میں تحریف کرتے ہیں' نہ انہیں بے معنی قرار دیتے ہیں' نہ ان کی کیفیت متعین کرتے ہیں' اور نہ ہی مخلوق کی صفات کے مشابہ مانتے ہیں۔

طائفہ اہل سنت ایک معتدل جماعت ہے

جس طرح امت محمدیہ تمام امتوں کے مابین "امت وسط" ہے، اسی طرح فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت بھی اس امت کے دیگر فرقوں کے مابین ایک وسط اور معتدل جماعت ہے۔

چنانچہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں عقیدہ رکھنے میں اللہ کی صفات کو بے معنی کر دینے والے فرقہ "جہمیہ" کے اور مخلوق کی صفات کے مشابہ قرار دینے والے فرقہ "مشبہہ" کے درمیان ہے۔

اللہ تعالیٰ کے افعال کے بارے میں عقیدہ رکھنے میں فرقہ "قدریہ" کے اور فرقہ "جبریہ" کے درمیان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وعید کے بارے میں عقیدہ رکھنے میں فرقہ "مرجئہ" اور فرقہ "قدریہ" کے گروہ "وعیدیہ" کے درمیان ہے۔

ایمان اور دین کے اسماء کے بارے میں عقیدہ رکھنے میں فرقہ "حروریہ" اور "معتزلہ" کے اور فرقہ "مرجئہ" اور "جہمیہ" کے درمیان ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بارے میں عقیدہ رکھنے میں فرقہ "روافض" کے اور فرقہ "خوارج" کے درمیان ہے۔

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے

ایمان باللہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں جس بات کی خبر دی ہے' اور وہ تواتر کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے' اور اسلاف امت کا اس پر اجماع بھی ہے' اس پر ایمان رکھا جائے' اور وہ بات یہ ہے کہ اللہ سبحانہ آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے' اور اپنی تمام مخلوقات پر بلند وبالا ہے' اس کے باوجود وہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں' اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کی خبر رکھتا ہے' جیسا کہ یہ دونوں چیزیں اس نے اس آیت میں یکجا کردی ہیں:

﴿هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ (سورۃ الحدید : ۴)

وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا' پھر عرش پر مستوی ہوا' وہ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر

داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے' اور جو کچھ آسمان
سے اترتا ہے اور جو کچھ اس کی طرف چڑھتا ہے' اور وہ تمہارے
ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی رہو' اور اللہ تمہارے سارے
کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

اس آیت میں "وَ هُوَ مَعَكُم" (وہ تمہارے ساتھ ہے) کا مطلب یہ
نہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق سے ملا جلا ہے' عربی زبان کا یہ تقاضا نہیں' جبکہ
یہ معنی اسلاف امت کے اجماع کے مخالف اور اس فطرت کے بھی
خلاف ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے' دیکھئے "چاند"
اللہ کی قدرت کی ایک نشانی اور ادنیٰ مخلوق ہے' اللہ نے اسے آسمان میں
رکھا ہے' لیکن اس بلندی پر ہونے کے باوجود وہ مسافر اور غیر مسافر ہر
ایک کے ساتھ اور ہر جگہ موجود ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اپنے عرش پر
مستوی ہے' لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اپنے مخلوق کا نگراں و محافظ اور ان
کے احوال سے باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے تعلق سے جو یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ عرش پر ہے'
اور وہ ہمارے ساتھ بھی ہے' یہ برحق اور مبنی بر حقیقت ہے' اس میں کسی
تحریف و تاویل کی گنجائش نہیں' البتہ اس حقیقت کو جھوٹے اور غلط گمان

سے محفوظ رکھنا ضروری ہے' مثلاً کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "فِي السَّمَاءِ" (اللہ آسمان میں ہے) کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ آسمان اللہ کو اٹھائے یا سایہ کئے ہوئے ہے' اہل علم اور اہل ایمان کے اجماع کی رو سے یہ معنی باطل ہے' اللہ کی کرسی تو خود آسمان و زمین کو محیط ہے' اللہ ہی نے آسمان و زمین کو ہلنے سے محفوظ رکھا ہے' اسی نے آسمان کو بغیر اجازت زمین پر گرنے سے بھی روک رکھا ہے' اور آسمان و زمین کا اپنی اپنی جگہ قائم رہنا بھی اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ مخلوق سے انتہائی قریب ہے

ایمان باللہ میں یہ امر بھی شامل ہے کہ اس بات پر ایمان رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے قریب اور ان کی پکار کو سننے والا ہے‘ جیسا کہ یہ دونوں صفات اس آیت کریمہ کے اندر اس نے یکجا بیان کی ہیں :

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ﴾ (سورة البقرہ : ۱۸۶)

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں‘ ہر پکارنے والے کی پکار‘ جب کبھی وہ مجھے پکارے‘ قبول کرتا ہوں۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے :

"جس (اللہ) کو تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے"[۱]

---

(۱) اس حدیث کا حوالہ گذر چکا ہے۔

کتاب و سنت کے اندر اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوق سے قریب اور ان کے ساتھ ہونے کا جو ذکر ہے وہ اللہ کے بلند و بالا اور برتر ہونے کے منافی نہیں' کیونکہ جملہ صفات میں اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں' اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے قریب ہوتے ہوئے بھی سب سے بلند ہے' اور بلند و بالا ہوتے ہوئے بھی ان سے قریب تر ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے

اللہ اور اس کی کتابوں پر ایمان لانے میں اس بات پر ایمان رکھنا بھی شامل ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو اس کے پاس سے نازل ہوا ہے' اور مخلوق نہیں ہے' یہ قرآن اللہ ہی کے پاس سے آیا ہے اور پھر اسی کے پاس لوٹ جائے گا' اللہ حقیقت میں اس سے گویا ہوا ہے' اور جو قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے یہ اللہ کا وہی حقیقی کلام ہے' کسی دوسرے کا کلام نہیں' قرآن کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ اللہ کے کلام کی تعبیر ہے' یا اللہ کے کلام کی ترجمانی ہے' قطعاً جائز نہیں' لوگوں کے پڑھنے یا مصحف میں لکھ دینے سے یہ اللہ کے حقیقی کلام ہونے سے خارج نہیں ہو جاتا' کیونکہ کلام کی نسبت حقیقت میں اسی کی جانب کی جاتی ہے جس نے سب سے پہلے اس کلام کو کہا ہو' بات پہنچانے والے یا نقل کرنے والے کی جانب نہیں۔

قرآن مجید اپنے حروف و معانی کے ساتھ اللہ کا کلام ہے' ایسا نہیں کہ معانی چھوڑ کر صرف حروف اللہ کا کلام ہوں' یا حروف چھوڑ کر صرف معانی اللہ کا کلام ہوں۔

اہل ایمان کے لئے دیدار الٰہی کا شرف

اللہ پر ایمان لانے اور اس کی کتابوں‘ فرشتوں اور رسولوں پر ایمان رکھنے میں اس بات پر ایمان رکھنا بھی شامل ہے کہ مومنین قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے‘ جس طرح ابر نہ ہونے کی صورت میں وہ آفتاب کو اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہیں‘ دیدار باری تعالیٰ میں انہیں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوگی۔ پہلے میدانِ قیامت میں انہیں اللہ کا دیدار نصیب ہوگا‘ پھر جنت میں داخل ہونے کے بعد جس طرح اللہ تعالیٰ کی مشیئت ہوگی اس طرح وہ اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔

امور آخرت پر ایمان لانے کا بیان

یوم آخرت پر ایمان لانے میں مرنے کے بعد کے ان تمام مراحل پر ایمان رکھنا بھی شامل ہے جن کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے' چنانچہ قبر کے امتحان و آزمائش پر اور قبر کے عذاب اور نعمت و آسائش پر ایمان رکھنا ضروری ہے' قبر کی آزمائش یہ ہے کہ لوگ اپنی اپنی قبروں میں امتحان و آزمائش سے گذریں گے' قبر میں رکھنے کے بعد انسان سے سوال کیا جائے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارے نبی کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو قول ثابت کے ذریعہ دنیا کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا' چنانچہ منکر نکیر کے سوال پر بندۂ مومن جواب دے گا کہ میرا رب اللہ ہے' اسلام میرا دین ہے' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں۔ لیکن منافق کہے گا کہ ہائے ہائے' مجھے کچھ نہیں معلوم' لوگوں کو جو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہا۔ پھر اسے لوہے کے گرز سے ایسی مار ماری جائے گی کہ اس کی چیخ سوائے انسان کے ہر مخلوق سنے گی' یہ چیخ ایسی ہو گی کہ انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہو کر گر جائے۔

قبر کے اس امتحان و آزمائش سے گذرنے کے بعد قیامت قائم ہونے

تک یا تو نعمت و آسائش ہو گی' یا عذاب و عقاب ہو گا' تمام روحیں اپنے اپنے جسموں میں لوٹائی جائیں گی' اور قیامت قائم ہو گی' جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اور اپنے رسول۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی زبان مبارک سے خبر دی ہے' اور تمام مسلمانوں کا اس دن کے آنے پر اتفاق ہے' پھر سارے لوگ اللہ رب العالمین کے سامنے پیش ہونے کے لئے اپنی اپنی قبروں سے ننگے پاؤں' برہنہ جسم اور غیر مختون حالت میں نکلیں گے' آفتاب بالکل قریب ہو گا' لوگ پسینہ میں ڈوبے ہوں گے' پھر میزان نصب کئے جائیں گے' اور اس پر بندوں کے اعمال وزن کئے جائیں گے :

﴿فَمَن ثَقُلَتْ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فِى جَهَنَّمَ خَٰلِدُونَ﴾ (سورۃ المؤمنون : ۱۰۲' ۱۰۳)

پس جن کے (عمل کے) پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے' اور جن کے (عمل کے) پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا' وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

بندوں کے اعمال نامے پھیلا دیئے جائیں گے، کسی کو اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اور کسی کو بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَكُلَّ إِنسَٰنٍ أَلْزَمْنَٰهُ طَٰٓئِرَهُۥ فِى عُنُقِهِۦ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ كِتَٰبًا يَلْقَىٰهُ مَنشُورًا ﴿١٣﴾ ٱقْرَأْ كِتَٰبَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ ٱلْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا﴾ (سورۃ الإسراء: ۱۳، ۱۴)

اور ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی اس کے گلے لگا دی ہے، اور قیامت کے دن ہم اس کا اعمال نامہ نکالیں گے، جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پائے گا، لے! اپنی کتاب خود ہی پڑھ لے، آج تو تو خود ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا محاسبہ فرمائے گا، اور اپنے مومن بندے کو تنہائی میں لے جا کر اس سے گناہوں کا اقرار کرائے گا، جیسا کہ قرآن و حدیث میں اس کا ذکر ہے، البتہ کافروں کا محاسبہ اس طرح نہیں ہوگا کہ ان کی نیکیاں اور برائیاں وزن کی جائیں، کیونکہ ان کے پاس سرے سے نیکیاں ہی نہیں ہوں گی، بلکہ ان کا محاسبہ یوں ہوگا کہ ان کی بداعمالیاں شمار کی جائیں گی، پھر ان سے ان بداعمالیوں کا اقرار کروالیا جائے گا۔

میدان قیامت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ حوض ہوگا جہاں آپ کی امت آپ پر پیش ہوگی' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے بھی میٹھا ہے' اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی گنتی کے برابر ہیں' اس حوض کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر اور چوڑائی بھی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے' جسے اس حوض سے ایک گھونٹ پانی نصیب ہو جائے اسے پھر کبھی پیاس نہ محسوس ہوگی۔ (۱)

جہنم کے اوپر "پل صراط" نصب ہے' یہی وہ پل ہے جو جنت اور جہنم کے درمیان ہے' لوگ اپنے اپنے عمل کے مطابق اس پر سے گذریں گے' بعض لوگ پلک جھپکنے کی تیزی کے ساتھ گذریں گے' بعض بجلی کی تیزی کے ساتھ' بعض ہوا کی رفتار کے ساتھ' بعض اچھے گھوڑے کی رفتار سے' بعض اونٹ کی رفتار سے' بعض لوگ تیز دوڑ کر' بعض لوگ چل کر' اور بعض لوگ سرین کے بل گھسٹ کر اس پل کو پار کریں گے' اور کچھ لوگ نیچے سے اچک لئے جائیں گے اور جہنم رسید ہو جائیں گے' کیونکہ اس پل پر لوہے کے آنکڑے لگے ہیں جو لوگوں کے اعمال

---

(۱) دیکھئے : صحیح بخاری' کتاب الرقاق' باب فی الحوض' و صحیح مسلم' کتاب الفضائل' باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم (۲۲۹۲)

کے اعتبار سے انہیں کھینچ لیں گے۔

جو شخص پل صراط کے اوپر سے گذر جائے وہ جنت میں داخل ہوگا' پل صراط پار کر جانے کے بعد لوگوں کو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روکا جائے گا' اور ایک دوسرے سے بدلہ دلوایا جائے گا' جب وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔

ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوائیں گے' اور آپ ہی کی امت سب سے پہلے جنت میں جائے گی' قیامت کے دن آپ ﷺ تین طرح کی شفاعت فرمائیں گے :

پہلی شفاعت اہل موقف کے بارے میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان کا حساب لے کر فیصلہ فرمائے' حضرات انبیاء آدم' نوح' ابراہیم' موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اس شفاعت سے اپنی معذرت پیش کر دیں گے' یہاں تک کہ یہ درخواست ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی اور آپ شفاعت فرمائیں گے۔

دوسری شفاعت اہل جنت کے لئے ہوگی کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے۔ یہ دونوں شفاعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے لئے خاص ہیں۔

تیسری شفاعت ان لوگوں کے بارے میں ہوگی جو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے' یہ شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمام انبیاء اور صدیقین وغیرہم کو بھی حاصل ہوگی۔ چنانچہ جو لوگ جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شفاعت فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں نہ ڈالے' اور جو جہنم میں پہنچ چکے ہوں گے ان کے بارے میں آپ یہ شفاعت فرمائیں گے کہ اللہ انہیں جہنم سے نکال دے۔

کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کسی شفاعت کے بغیر محض اپنے فضل ورحمت سے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا' دنیا کے جنتی جب جنت میں داخل ہو جائیں گے اس کے بعد بھی جنت میں جگہ باقی بچے گی' چنانچہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو پیدا فرما کر انہیں جنت میں داخل کرے گا۔

دار آخرت میں پیش آنے والے حساب وکتاب' جزا وسزا' جنت و جہنم اور ان کی تفصیلات آسمانی کتابوں' انبیاء سے منقول آثار اور ہمارے نبی ﷺ سے مروی احادیث میں مذکور ہیں' جو کافی وشافی ہیں' جو شخص ان تفصیلات کی تلاش و جستجو کرے گا اسے یہ حاصل ہو جائیں گی۔

تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

فرقہ ناجیہ ۔اہل سنت وجماعت۔ بھلی بری تقدیر پر بھی ایمان رکھتا ہے‘ تقدیر پر ایمان کے دو درجے ہیں‘ اور ہر درجہ دو‘ دو چیزوں پر مشتمل ہے :

پہلا درجہ :اس بات پر ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے تمام اعمال کا پیشگی علم رکھتا ہے جس سے وہ ابدی طور پر متصف ہے‘ نیز وہ بندوں کے جملہ احوال یعنی ان کی اطاعت‘ نافرمانی‘ رزق اور زندگی سے باخبر ہے‘ پھر اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں بندوں کی تقدیر لکھی‘ اس کے لئے اس نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا‘ اور اس سے کہا : لکھ‘ قلم نے کہا : کیا لکھوں ؟ فرمایا : قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اسے لکھ ڈال‘ تو اب انسان جو کچھ کر گذرتا ہے وہ اس سے ٹلنے والا نہیں تھا‘ اور جو نہیں کر سکا اس کا انجام دینا اس کے بس میں نہیں تھا‘ قلم خشک ہو چکے ہیں اور صحیفے لپیٹے جا چکے ہیں‘ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِى كِتَٰبٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴾ (سورۃ الحج : ۷۰)

کیا تم نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے‘

یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے' اللہ تعالیٰ پر یہ امر بالکل آسان ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِى كِتَـٰبٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴾ (سورۃ الحدید: ۲۲)

نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ تمہاری جانوں میں' مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے' یہ کام اللہ تعالیٰ پر بالکل آسان ہے۔

یہ تقدیر' جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم کے تابع ہے' کہیں مجمل ہوتی ہے اور کہیں مفصل' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں جو چاہا لکھ رکھا ہے' لیکن شکم کے اندر روح پھونکنے سے پہلے جب جنین (بچہ) کا جسم پیدا فرماتا ہے تو فرشتے کو ان چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے کہ اس کی روزی' اس کی زندگی' اس کا عمل اور وہ بد ہو گا یا نیک' یہ سب کچھ جا کر لکھ دے۔

اس تقدیر کا پہلے کے غالی قدریہ انکار کرتے تھے' لیکن اب اس کے

منکر بہت ہی کم ہیں۔

دوسرا درجہ: تقدیر پر ایمان کا دوسرا درجہ اللہ تعالیٰ کی نافذ ہونے والی مشیئت اور اس کی وہ عام قدرت ہے جو موجود و معدوم سب کو شامل ہے' یعنی اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ نے جو چاہا ہوا' اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا' آسمان و زمین کے اندر کسی بھی شئے کا حرکت کرنا یا نہ کرنا اللہ کی مشیئت سے ہے' اللہ جو چیز نہ چاہے وہ اس کی سلطنت میں واقع نہیں ہو سکتی' اور وہ موجود و معدوم ہر چیز پر قادر ہے' آسمان و زمین کے اندر جو بھی مخلوق ہے اللہ سبحانہ ہی اس کا خالق ہے' اس کے سوا کوئی نہ خالق ہے نہ مالک۔

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنی اطاعت اور اپنے رسول۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی اطاعت کا حکم دیا ہے' اور نافرمانی کرنے سے روکا ہے' اللہ سبحانہ متقی' نیک اور انصاف کرنے والے بندوں سے محبت کرتا ہے' اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے راضی ہوتا ہے' اس کے برخلاف کافروں سے محبت نہیں کرتا' اور نہ ہی فاسقوں سے راضی رہتا ہے' وہ فحش کاموں کا حکم نہیں دیتا' نہ اپنے بندوں کیلئے کفر سے راضی ہوتا ہے' اور نہ ہی فساد و بگاڑ پسند کرتا ہے۔

بندے ہی حقیقت میں اپنے اپنے افعال کو انجام دینے والے ہیں' اور اللہ تعالیٰ ان کے افعال کا خالق ہے' بندے ہی حقیقت میں مومن و کافر' نیک و بد' نمازی اور روزہ دار ہوتے ہیں' بندوں کو اپنے اعمال انجام دینے کی قدرت حاصل ہے' اور وہ اپنے ارادہ سے اعمال انجام دیتے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ ان کا خالق اور ان کی قدرت و ارادہ کا بھی خالق ہے' جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿لِمَن شَآءَ مِنكُمۡ أَن يَسۡتَقِيمَ ۝٢٨ وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلۡعَٰلَمِينَ﴾ (سورۃ التکویر: ۲۸'۲۹)

(یہ قرآن نصیحت ہے) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے' اور تم بغیر اللہ پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔

عام قدریہ تقدیر کے اس درجہ کے منکر ہیں' جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے مجوسی قرار دیا ہے' جبکہ ایک دوسرے گروہ (جبریہ) نے تقدیر کے اس درجہ میں غلو سے کام لیا ہے' یہاں تک کہ بندوں سے ان کی قدرت و ارادہ کو سلب کر لیا ہے' اور اللہ کے افعال و احکام سے اس کی جو حکمت و مصلحت ہے اس کی نفی کر دی ہے۔

ایمان کی حقیقت

اہل سنت و جماعت کے اصول میں یہ بات بھی شامل ہے کہ دین اور ایمان قول و عمل کا مجموعہ ہے' یعنی دل اور زبان سے اقرار کرنے' اور دل اور زبان اور اعضاء و جوارح سے عمل کرنے کا نام ایمان ہے' نیز اطاعت سے ایمان بڑھتا اور معصیت کا ارتکاب کرنے سے گھٹتا ہے۔

لیکن اس کے باوجود اہل سنت و جماعت محض چھوٹے اور بڑے گناہ کا ارتکاب کر لینے کی وجہ سے اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے' جیسا کہ خوارج کا شیوہ ہے' بلکہ معصیت کے باوجود ایمانی اخوت ثابت و برقرار مانتے ہیں' جیسا کہ آیت قصاص کے اندر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ فَمَنْ عُفِيَ لَهُۥ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَٱتِّبَاعٌۢ بِٱلْمَعْرُوفِ ﴾

(سورۃ البقرہ : ۱۷۸)

جس قاتل کے ساتھ اس کے بھائی کی طرف سے کچھ نرمی کا برتاؤ ہو تو اسے معروف کے ساتھ خون بہا کا تصفیہ کرنا ہے۔

نیز ارشاد ہے :

﴿ وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُوا۟ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓا۟ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾

(سورة الحجرات : ۹'۱۰)

اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ' پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے' اگر وہ پلٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو' اور انصاف کرو' بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے' تمام مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں' لہٰذا اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو' اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اہل سنت وجماعت کلمہ گو فاسق سے ایمان کی بالکلیہ نفی نہیں کرتے' اور نہ ہی یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا' جیسا کہ خوارج کا عقیدہ ہے' بلکہ اسے اس ایمان کے تحت شامل مانتے ہیں جس کا تذکرہ اس قسم

کی آیات میں ہوا ہے :

﴿ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ﴾ (سورۃ النساء : ۹۲)

(جو کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے) تو اس کے ذمہ ایک مومن گردن آزاد کرنا ہے۔

اور اس ایمان کے تحت اسے شامل نہیں مانتے جس کا تذکرہ اس قسم کی آیات میں ہوا ہے :

﴿ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا ﴾ (سورۃ الأنفال : ۲)

ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں' اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں۔

اور جو ایمان رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے مراد ہے :

"زانی جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا' چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا' شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا' اور (ڈاکو) جس وقت کوئی ایسی قیمتی چیز

چھینتا ہے جس پر لوگ اس کی طرف اپنی نگاہ اٹھاتے ہوں تو وہ مومن نہیں رہتا (۱)

چنانچہ وہ کلمہ گو فاسق کو ناقص الایمان مومن کہتے ہیں، یا یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے ایمان کے اعتبار سے مومن اور کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے سبب فاسق ہے، یعنی اسے مطلق مومن کا نام نہیں دیتے، اور نہ ہی اس سے بالکلیہ ایمان کی نفی کرتے ہیں۔

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الأشربہ (۵۵۷۸) و صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان نقصان الإیمان بالمعاصی (۱۰۰)

صحابہ کرام کے بارے میں اہل سنت کا موقف

اہل سنت و جماعت کے اصول میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم۔ کے سلسلہ میں کسی بھی نازیبا بات سے اپنے دل اور زبان محفوظ رکھتے ہیں' جیسا کہ درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ صفت بیان کی ہے :

﴿وَالَّذِينَ جَاءُو مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾

(سورۃ الحشر : ١٠)

اور (مال فے ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جو ان کے بعد آئے ہیں' جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں' اور ہمارے دلوں میں ان کے تعلق سے کوئی بغض نہ رکھ' اے ہمارے رب! بیشک تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

نیز اہل سنت و جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں :

"میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی شخص اگر احد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے ایک مد یا نصف مد (جو خرچ کرنے) کی فضیلت کو نہیں پا سکتا "(1)

صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کے فضائل و درجات کے سلسلہ میں کتاب و سنت نیز اجماع سلف سے جو کچھ ثابت ہے اہل سنت اسے تسلیم کرتے ہیں، چنانچہ فتح یعنی صلح حدیبیہ سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے صحابہ کو ان صحابہ پر مقدم رکھتے ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا، اسی طرح انصار پر مہاجرین کی فضیلت کے قائل ہیں، نیز اہل بدر جن کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) تھی، ان کے بارے میں یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ نے ان سے یہ فرمادیا ہے :

"جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے "(2)

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابہ، باب ۵ (۳۶۷۳) و صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب تحریم سب الصحابہ (۲۵۴۰، ۲۵۴۱)

(۲) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الفتح (۴۲۷۴) و صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل اہل بدر (۲۴۹۴)

نیز ان کا یہ ایمان ہے کہ (صلح حدیبیہ کے موقع پر) درخت کے نیچے جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ان میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا' جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو چکے ہیں' بیعت کرنے والے ان صحابہ کی تعداد چودہ سو سے زیادہ تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے جنتی ہونے کے بشارت دی ہے اہل سنت ان کے جنتی ہونے کی شہادت دیتے ہیں' مثلاً عشرہ مبشرہ' ثابت بن قیس بن شماس اور بعض دیگر صحابہ۔

امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر صحابہ سے جو احادیث تواتر کے ساتھ منقول ہیں کہ اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابو بکر ہیں اور ان کے بعد عمر' اہل سنت و جماعت ان تمام روایات کو تسلیم کرتے ہیں' نیز عمر کے بعد تیسرے درجہ پر عثمان اور چوتھے درجہ پر علی - رضی اللہ عنہم - کو رکھتے ہیں' جیسا کہ آثار سے ثابت ہوتا ہے۔

نیز خلافت کے لئے بیعت کرنے میں حضرت عثمان کو مقدم رکھنے پر

صحابہ کرام کا اتفاق تھا' اگرچہ بعض اہل سنت ابو بکر و عمر -رضی اللہ عنہما- کی فضیلت تسلیم کرنے کے بعد عثمان اور علی -رضی اللہ عنہما- کے بارے میں اس پہلو سے اختلاف رکھتے تھے کہ ان دونوں میں افضل کون ہیں' چنانچہ ایک جماعت نے عثمان -رضی اللہ عنہ- کو افضل مان کر سکوت اختیار کیا' اور علی کو چوتھے درجہ پر رکھا' اور ایک جماعت نے علی -رضی اللہ عنہ- کو افضل قرار دیا' اور ایک تیسری جماعت نے اس مسئلہ میں سرے سے توقف اختیار کیا ہے' لیکن اہل سنت کی رائے یہی طے پائی کہ پہلے عثمان کا درجہ ہے اور ان کے بعد علی کا' تاہم یہ مسئلہ -یعنی عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے درمیان تفضیل کا مسئلہ -ان بنیادی مسائل میں سے نہیں جن کی مخالفت کرنے والا جمہور اہل سنت کے نزدیک گمراہ قرار دیا جائے' البتہ مسئلہ خلافت کی مخالفت کرنے والا گمراہ قرار دیا جائے گا' کیونکہ اہل سنت کا اس بات پر ایمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ ابو بکر ہیں' پھر عمر' پھر عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہم۔ اور جو شخص ان چاروں خلفائے راشدین میں سے کسی کی خلافت میں بھی طعن و تشنیع کرے وہ اپنے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

اہل سنت و جماعت' اہل بیت سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں اور ان

کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں جو آپ نے "غدیر خم" کے دن فرمائی تھی :

"لوگو! میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں "(۱)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے جب آپ سے یہ شکایت کی کہ بعض قریش بنو ہاشم پر زیادتی کرتے ہیں، تو آپ نے فرمایا :

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ اللہ کے لئے اور مجھ سے قرابت کے ناطے سے تم سے محبت نہ کرنے لگیں "(۲)

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا (۳۷۶۹، ۳۷۷۰) و صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل خدیجہ أم المؤمنین رضی اللہ عنہا (۲۴۳۱) و باب فضائل عائشہ رضی اللہ عنہا (۲۴۴۶) و سنن ترمذی، کتاب الأطعمہ، باب ماجاء في فضل الثرید (۱۸۳۴) و مسند احمد (۶/ ۱۵۹)

(۲) مسند احمد (۱/ ۲۰۸) و سنن ابن ماجہ، مقدمہ، باب في فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم (۱۴۰)

اور فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے بنو اسماعیل کو منتخب کیا، اور بنو اسماعیل سے کنانہ کو منتخب کیا، اور کنانہ سے قریش کو منتخب کیا، اور قریش سے بنو ہاشم کو منتخب کیا، اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا ہے"(1)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، جو امہات المومنین ہیں، ان سے بھی اہل سنت محبت و عقیدت رکھتے ہیں، اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آخرت میں بھی وہ آپ کی ازواج مطہرات ہوں گی، خصوصاً خدیجہ رضی اللہ عنہا، جن کے بطن سے آپ کی بیشتر اولاد پیدا ہوئیں، جو سب سے پہلے آپ کی رسالت پر ایمان لائیں اور آپ کا ساتھ دیا، اور جن کی آپ کے نزدیک بڑی قدر و منزلت تھی۔

نیز عائشہ صدیقہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما، جن کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (2276) و مسند احمد (4/107)

"عائشہ کو دوسری عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو تمام کھانوں پر حاصل ہے"[1]

اہل سنت و جماعت شیعوں کے طور و طریقہ سے براءت کا اعلان کرتے ہیں جو کہ صحابہ سے بغض رکھتے اور انہیں سب و شتم کرتے ہیں' اسی طرح نواصب (خوارج) کے طریقہ سے بھی براءت ظاہر کرتے ہیں جو کہ اہل بیت کو اپنے قول و فعل کے ذریعہ ایذا پہنچاتے ہیں۔ نیز اہل سنت و جماعت صحابہ کرام کے مابین پیش آمدہ اختلافات کے سلسلہ میں توقف اختیار کرتے ہیں' اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے مثالب میں جو آثار مروی ہیں ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو سراسر کذب و بہتان ہیں' اور بعض میں کمی بیشی کر کے انہیں اصلی حقیقت سے پھیر دیا گیا ہے' اور جو آثار صحیح ہیں ان کے تعلق سے صحابہ کرام معذور ہیں' وہ اس طرح کہ انہوں نے حق تک پہنچنے کے لئے اجتہاد کیا تو کسی کا اجتہاد درست نکلا' اور کسی کا غلط۔

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب فضائل الصحابہ' باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا (۳۷۶۹' ۳۷۷۰) و صحیح مسلم' کتاب فضائل الصحابہ' باب فی فضل عائشہ رضی اللہ عنہا (۲۴۴۶)

لیکن اس کے باوجود اہل سنت یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ ہر صحابی تمام چھوٹے بڑے گناہ سے معصوم و محفوظ ہے' بلکہ عمومی طور پر ان سے گناہ سرزد ہو سکتا ہے' لیکن انہیں بعض وہ فضیلت و برتری حاصل ہے کہ ان سے اگر کسی قسم کا گناہ سرزد ہو بھی جائے تو یہ فضیلت و برتری باعث مغفرت ہو گی' بلکہ ان کی وہ لغزشیں بخش دی گئیں جو ان کے بعد کے لوگوں کے لئے قابل معافی نہیں' کیونکہ ان کے پاس گناہوں کی مغفرت کے لئے وہ اعمال تھے جو بعد میں آنے والوں کو حاصل نہیں ہو سکتے' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ افضل امت ہیں' ان کا خرچ کیا ہوا ایک مد (جو) بھی بعد میں آنے والے کے جبل احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے افضل ہے۔

پھر کسی صحابی سے اگر کوئی گناہ سرزد ہو گیا اور اس نے اس سے توبہ کر لی' یا اس کے بعد اعمال صالحہ کئے جن سے وہ گناہ معاف ہو گیا' یا سبقت اسلام کی فضیلت کے سبب اسے بخش دیا گیا' یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اسے معاف کر دیا گیا جس کے سب سے زیادہ حقدار وہی ہیں' یا اسے کسی دنیاوی آزمائش سے گذرنا پڑا' تو یہ ساری چیزیں اس صحابی کے لئے گناہ کا کفارہ ہو جائیں گی۔ اور جب سرزد

ہونے والے گناہ کا یہ معاملہ ہے' تو پھر ان امور کی بات ہی کیا ہے جن میں انہوں نے اجتہاد کیا' اگر ان کا اجتہاد درست رہا تو ان کے لئے دوہرا اجر ہے' اور اگر غلط رہا تو ایک اجر ہے' اور غلطی معاف ہے۔

ساتھ ہی یہ بھی ملحوظ رہے کہ بعض صحابہ کی جو غلطیاں گنائی جاتی ہیں وہ ان کے فضائل و محاسن' یعنی ان کے ایمان باللہ' ایمان بالرسول' اللہ کی راہ میں ہجرت و جہاد' نصرت دین' علم نافع اور عمل صالح کے مقابلہ میں انتہائی تھوڑی اور معمولی ہیں' اور اللہ کی طرف سے بخش دی گئی ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام کی سیرت نیز اللہ تعالٰی نے انہیں جو فضل و مرتبہ عطا فرمایا ہے اس میں علم و بصیرت کے ساتھ غور کرے اسے یقینی طور پر معلوم ہو جائے گا کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد صحابہ کرام افضل ترین مخلوق ہیں' ان کا کوئی ثانی نہ ہوا ہے نہ ہو گا' اور وہ اس امت کے سب سے برگزیدہ افراد ہیں جسے خیر الامم اور اشرف امت کے لقب سے نوازا گیا ہے۔

کرامات اولیاء کے بارے میں اہل سنت کا موقف

اہل سنت وجماعت کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ وہ اولیاء کی کرامات کے قائل ہیں' اور ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ جو خلاف عادت امور و مکاشفات ظاہر فرماتا ہے ان کی تصدیق کرتے ہیں' جیسا کہ سابقہ امتوں کے بارے میں سورہ کہف وغیرہ میں نیز اس امت محمدیہ کے اسلاف صحابہ وتابعین اور دیگر طبقہ کے افراد کے بارے میں بہت سے کرامات منقول ہیں' اور یہ کرامات اور خارق عادت امور اس امت میں قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔

سنت کی پیروی اہل سنت کا شیوہ ہے

اہل سنت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی ظاہر و باطن ہر حال میں اتباع کرتے ہیں' سابقین اولین مہاجرین و انصار کا طریقہ اپناتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کو پیش نظر رکھتے ہیں :

"تم میری سنت کو اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو لازم کرلو' اور انہیں مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو' اور دین میں ایجاد کئے گئے کاموں سے بچو' کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے"(1)

اہل سنت و جماعت کو یقین ہے کہ سب سے سچا کلام اللہ کا کلام ہے' اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو ہر کسی کے کلام پر ترجیح دیتے ہیں' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

(1) سنن ابی داود' کتاب السنہ' باب لزوم السنہ (۴۶۰۹) و سنن ترمذی' کتاب العلم' باب ماجاء فی الأخذ بالسنہ واجتناب البدع (۲۶۷۶) و سنن ابن ماجہ' مقدمہ' باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین (۴۲) و مسند احمد (۴/ ۱۲۶' ۱۲۷)

وسلم کے طریقہ کو ہر کسی کے طریقہ پر مقدم رکھتے ہیں' اور اسی وجہ سے وہ " کتاب و سنت والے " کہلاتے ہیں' نیز وہ " اہل جماعت " (جماعت والے) کہلاتے ہیں' کیونکہ "جماعت " اجتماع کو کہتے ہیں جو تفرقہ واختلاف کی ضد ہے' اگرچہ "جماعت "کا لفظ اب جمع ہونے والی قوم کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔

سلف صالحین کا اجماع کتاب و سنت کے بعد تیسری بنیاد ہے جس پر علم و دین کے مسائل میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

اہل سنت انہی تینوں اصول (کتاب اللہ' سنت رسول اور اجماع سلف) پر لوگوں کے ان تمام ظاہری و باطنی اقوال وافعال کو تولتے ہیں جن کا تعلق امور دین سے ہوتا ہے' ان کے نزدیک وہی اجماع درست اور معتبر ہے جو سلف صالحین کا اجماع ہے' کیونکہ ان کے بعد اختلاف بڑھ گیا' اور امت کے افراد منتشر ہو گئے۔

اہل سنت کے بعض امتیازی اخلاق واعمال

مذکورہ بالا اصول کی روشنی میں اہل سنت وجماعت احکام شریعت کے بموجب بھلائی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے ہیں' اور امراء وحکام کے ساتھ' خواہ وہ اچھے ہوں یا برے' حج اور جہاد کا فریضہ ادا کرنا اور جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھنا ضروری سمجھتے ہیں' نیز با جماعت نماز کی پابندی کرتے ہیں' امت کی خیر خواہی کا عقیدہ رکھتے ہیں' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل احادیث کے معنی و مطلب کی پوری رعایت کرتے ہیں :

"ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی مانند ہے' جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے"(۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو بیان فرماتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو باہم ملا کر اس کی وضاحت فرمائی۔

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب البر والصلہ' باب تراحم المومنین وتعاطفہم...... (۲۵۸۵)' سنن نسائی' کتاب الزکاۃ' باب اجر الخازن إذا تصدق باذن مولاہ (۲۵۶۰) ومسند احمد (۴/۴۰۴)

"باہم محبت و مودت رکھنے اور نرمی و مہربانی کا برتاؤ کرنے میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی ہے کہ اس کا کوئی عضو جب بیمار ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے پورا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے "(۱)

اہل سنت و جماعت ابتلاء و آزمائش پر صبر کرنے، راحت و آسائش میں شکر گذار ہونے اور کڑوی تقدیر پر راضی رہنے کا حکم دیتے ہیں، نیز وہ اخلاق کریمہ اور اعمال حسنہ کی طرف بلاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر یقین رکھتے ہیں :

"مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں "(۲)

اہل سنت و جماعت اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ جو تم سے قطع تعلق کرے اس سے رشتہ جوڑے رکھو، جو تمہیں محروم کردے اسے

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب رحمۃ الناس والبھائم (۶۰۱۱) و صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ، باب تراحم المومنین و تعاطفھم...... (۲۵۸۶) و مسند احمد (۴/ ۲۷۰)

(۲) سنن ابی داود، کتاب السنہ، باب الدلیل علی زیادۃ الإیمان و نقصانہ (۴۶۸۲) و جامع ترمذی، کتاب الرضاع، باب حق المرأۃ علی زوجھا (۱۱۶۲) و مسند احمد (۲/ ۲۵۰، ۴۷۲)

بھی دو' اور جو تم پر زیادتی کرے اسے معاف کر دو۔

نیز وہ والدین کی اطاعت و فرمانبرداری' رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی' پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک' یتیموں' مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ احسان کرنے اور غلاموں کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم دیتے ہیں' اور فخر و تکبر' سرکشی اور لوگوں پر حق و ناحق زیادتی و دست درازی سے منع کرتے ہیں' اسی طرح وہ بلند اخلاق کی تعلیم دیتے اور گرے اخلاق و عادات سے روکتے ہیں' اور یہ سب یا اس کے علاوہ بھی جو کچھ وہ کہتے یا کرتے ہیں کتاب و سنت کی اتباع میں کرتے ہیں۔

اہل سنت کا مسلک وہی دین اسلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر مبعوث فرمایا ہے' لیکن چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی پیشگوئی فرمائی ہے:

"میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی' جن میں سے ایک کے علاوہ سب کے سب جہنمی ہوں گے"(۱)

---

(۱) دیکھئے: سنن ابي داود' کتاب السنہ' باب شرح السنہ (۴۵۹۷) و جامع ترمذی' کتاب الایمان' باب ماجاء في افتراق هذه الأمة (۲۶۴۰) و سنن ابن ماجہ' کتاب الفتن' باب افتراق الأمم (۳۹۹۳) و مسند احمد (۴ / ۱۰۲)

اور وہ مستثنیٰ فرقہ اہل سنت ہیں۔

نیز دوسری حدیث میں آپ نے اس فرقہ کی یوں وضاحت فرمائی ہے:

"یہ وہ لوگ ہوں گے جو میری سنت اور میرے صحابہ کے طریق پر گامزن ہوں گے "(۱)

لہٰذا ان احادیث کی روشنی میں "اصحاب حدیث" ہی خالص اسلام کے پیروکار قرار پائے' انہی کی جماعت میں صدیقین' شہداء' اور صالحین گذرے' انہی میں اعلامِ ہدایت ظاہر ہوئے جن کے فضائل و مناقب مذکور و منقول ہیں' اور انہی میں وہ ابدال اور ائمہ دین پیدا ہوئے جن کی ہدایت و درایت پر تمام امت متفق ہے' اور یہی جماعت وہ "طائفہ منصورہ" ہے جس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا' ان کا ساتھ چھوڑنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے تاقیامت

---

(۱) جامع ترمذی' کتاب الایمان' باب ماجاء فی افتراق ھذہ الأمہ (۲۶۴۱)

انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے "(۱)

ہم اللہ تعالٰی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اسی "طائفہ منصورہ" میں شامل رکھے' ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کرے' اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت سے نوازے' واللہ اعلم۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ' وَ آلِهِ وَ صَحْبِهِ' وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيراً۔

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الاعتصام' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "لا تزال طائفة......" (۷۳۱۱'۷۳۱۲) و صحیح مسلم' کتاب الامارۃ' باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم :"لا تزال طائفة......"(۱۹۲۰)